An Najihun
INSTITUTE

طلب علم کے لیے کون سی کتب عمدہ ہیں؟

اور ان کا انتخاب کیسے کیا جائے؟

طلبِ علم کے لیے رہنمائی پر ایک مختصر اور مفید رسالہ

مصنف: شیخ عبدالوھاب حفظہ اللہ

طلبِ علم کے لیے کون سی کتب عمدہ ہیں اور ان کا انتخاب کیسے ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمدٍ خاتم النبيين، وعلى آله وصحبه أجمعين-أما بعد!

علمِ شرعی عظیم نعمتِ الٰہی ہے

علمِ دین اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہے، اور اس نعمت تک رسائی کے بڑے اسباب میں سے ایک صحیح کتابوں کا مطالعہ ہے۔ ہر زمانے میں اہلِ علم نے اس بات پر زور دیا کہ طالبِ علم کو ہر کتاب پڑھنے کے بجائے منتخب، معتبر، اصولی، اور منہجِ سلف پر قائم کتب کا انتخاب کرنا چاہیے، تاکہ اس کا وقت بھی محفوظ رہے، فکر بھی درست ہو، اور علم بھی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو۔

راسخ عالم کو استاذ بنانا کتب کے انتخاب سے پہلے ہے

موجودہ مفتی اعظم مملکہ اور عالم ربانی الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں: طالب علم کے لئے بہت ضروری ہے وہ مطالعہِ کتب سے پہلے اچھے استاذ کا انتخاب کرے کیونکہ ابتدائی طالب علم کے لئے بالکل مناسب نہیں ہے کہ وہ کتب کا مطالعہ خود ہی شروع کر دے اس کے کئی مفاسد ہیں کیونکہ اسے نہیں معلوم اسے کس علم یا فن سے آغاز کرنا ہے اور اس علم یا فن کی کس کتاب سے ابتداء کرنی ہے اور بتدریج کیسے علمی منازل طے کرنا ہیں؟ اس کے علاوہ اس چیز کا اندیشہ ہے وہ ایسی کتب نہ پڑھ لے جو منحرفین اور گمراہ لوگوں کی ہیں اور وہ علم شرعی کے رستے پہ چلنے کی بجائے دوسری جانب نکل کھڑا ہو اور اسے درست بھی سمجھ رہا ہو۔ اسی طرح کئی بار کئی معروف سابقہ علماء کے عقائد میں یا ان کی کتب میں ایسی غلطی ہوتی ہے جو صحیح العقیدہ عالم ہی درست کر سکتا ہے ورنہ وہ طالب علم اس کو حرزِ جان بنالیتا ہے۔

درست کتاب اور درست استاذ نہ منتخب کرنے کا نتیجہ

اس کی ایک مثال محدث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ دیتے ہیں۔ ایک معروف اہل الحدیث واعظ اپنی تقریر میں کہہ رہے تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کوئی جہت نہیں ہے میں اس پہ بہت حیران ہوا تو بعد میں معلوم ہوا انہوں نے عقیدہ نسفیہ پڑھ رکھا تھا اور اس کو

پڑھانے والے استاذ بھی اسی عقیدے کے حامل تھے۔ یہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ الشیخ محمد امان الجامیؒ کو جزائے خیر دے جو ہمارے ہاں اس منحرف کتاب کی جگہ عقیدہ طحاویہ اور عقیدہ واسطیہ داخلِ نصاب کرواگئے۔

معاصر علماء کا ذکر جنہوں نے کچھ کتب کی نشاندہی کی

اسی لیے معاصر اکابر علماء جیسے الشیخ عبد العزیز بن بازؒ، الشیخ محمد ناصر الدین الالبانیؒ، الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ، الشیخ صالح الفوزان، الشیخ مقبلؒ بن هادي الوادعي، الشیخ صالح العصیمی، الشیخ عبد المحسن القاسم اور دیگر اہلِ علم نے کچھ ایسی کتب کی نشاندہی کی جنہیں طالبِ علم کے لیے بنیادی سرمایہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ عالم اور طالبِ علم کا کتاب کے ساتھ سفر دنیا سے رخصت ہونے تک ختم نہیں ہوتا، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا :المِحْبَرَةَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ، یعنی دوات (مراد علمِ شرعی) قبر تک ساتھ رہتی ہے۔

چونکہ پبلشرز، اشاعتی ادارے بلکہ کمپیوٹر اور جدید ذرائع بے شمار کتابیں پیش کر رہے ہیں، اس لیے طالبِ علم کبھی اس بات میں حیران رہ جاتا ہے کہ اپنے لیے کون سی کتاب منتخب کرے؛ کس کتاب کا منہج درست ہے، طلبِ علم میں کن چیزوں کو پہلے اختیار کرنا چاہیے، کون سا نسخہ محقق اور معتبر ہے، وغیرہ۔ اسی لیے طالبِ حق وہدایت کو اس معاملے میں علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے، تاکہ وہ اپنا وقت اور مال ایسی کتابوں پر ضائع نہ کرے جو فائدہ نہ دیتی ہوں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ کہیں وہ اہلِ زیغ وضلال کی کتابیں پڑھ کر اپنے دین ہی میں نقصان نہ اٹھا بیٹھے۔

علماء سے انتخاب کتب کا مشورہ لینے کے فوائد

علماء سے مشورہ لینے اور ان سے کتابوں کی رہنمائی حاصل کرنے کے بہت سے فوائد ہیں، جن میں سے اہم یہ ہیں:

- ہلاکت کے راستوں اور اہلِ بدعت واہلِ ہوا سے بچاؤ، کیونکہ وہی اصل بیماری ہیں۔
- وقت کی حفاظت اور زمانے کی بچت، خاص طور پر اس کے لیے جو وقت کی قدر جانتا ہو۔
- حق پر ثابت قدمی، اور ہدایتِ بیان کا سبب بننا۔

جیسا کہ شیخ مقبلؒ فرماتے ہیں: کتنی ہی ایسے کتابیں ہوتی ہیں جو تمہاری ہدایت اور جہنم سے نجات کا سبب بن جاتی ہیں۔

اسی مقصد کے تحت طلبہ کے لیے ان ربانی علماء کی نصیحت کی روشنی میں کچھ کتب کے نام جمع کئے ہیں اور یہ ذہن نشین رہے کہ طالبِ علم کے لیے اس کا مطالعہ نہایت اہم ہے، تاکہ وہ خود بھی فائدہ اٹھائے، دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے نفع دے، اور وہ شدید فتنوں سے محفوظ رہے۔

ذیل میں انہی کتابوں کو فنون کے اعتبار سے مرتب کر کے ان کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

اوّل: قرآن اور تفسیر کی کتب

القرآن الکریم: یہ سب علوم کی اصل، سرچشمہ، نور، ہدایت اور دین کی بنیاد ہے۔ تمام علماء نے سب سے پہلے قرآن کی تلاوت، حفظ، تدبر، اور اس پر عمل کی نصیحت کی ہے۔ اس لئے اس کی خوب تلاوت، اس پہ غور وفکر اور اس سے نصیحت لینا فرض عین ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے قرآن کا اصل مقصود اس پہ عمل ہے تو جو اس کی تلاوت کرے گا، اس پہ غور وفکر کرے گا، نصیحت کی کتاب سمجھے گا، اسی کے لئے علم و عمل کے دروازے کھلیں گے۔ یہ عقیدہ، عبادات، اخلاق، معاملات سب کا اصل منبع، دلوں کا نور، شبہات کا ازالہ اور ایمان میں اضافہ کا باعث ہے۔ الشیخ ابن بازؒ کہتے ہیں طالب علم کا روزانہ کا ورد مقرر ہونا چاہئے جو وہ تلاوت کرے کسی کو سنائے اور اسی طرح کچھ آیات پہ غور وفکر کرے، الشیخ البانیؒ کہتے ہیں ہمیں نہیں معلوم سلف میں سے کسی نے قرآن مجید یاد کئے اور سمجھے بغیر علم کا سفر طے کیا ہو پھر مزید کہتے ہیں یہ علم کے دروازے کھولتا ہے اسی لئے طالب علم ہمیشہ اپنا مصحف اپنے پاس رکھے، سفر و حضر میں اس کی تلاوت اپنا معمول بنالے۔

تفسیر ابن کثیر: اہل السنۃ کے ہاں سب سے زیادہ مقبول تفاسیر میں سے ایک ہے اس کا اصل نام تو تفسیر القرآن العظیم ہے لیکن اپنے مصنف امام اَبو الفداء عماد الدین اسماعیل المعروف ابن کثیر ہیں۔ تفسیر ابن کثیر کے نام سے ہی زبان زدِعام ہے۔ یہ ہر عالم دین جن کے نام اوپر مذکور ہیں سب نے ہی اور اس کے علاوہ بھی تقریباً ہر راسخ عالم ہی نے اس کی طرف راہنمائی کی ہے تفسیر ابن کثیر کی خاصیت یہ ہے کہ یہ قرآن کی تفسیر بالماثور ہے لہذا یہ قرآن، حدیث اور آثارِ صحابہ و تابعین کا وسیع ذخیرہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور منہجِ سلف پر قائم تفسیر ہے اس لیے عقیدہ کے باب میں نہایت معتبر سمجھی جاتی ہے جو متوسط طالب علم کے لیے بہترین ہے۔

عبارت نسبتاً واضح اور قابلِ فہم ہے، جبکہ اسرائیلی روایات پر تنبیہ اور ان کی چھان بین بھی ملتی ہے۔ یہ تفسیر طالب علم کے لیے تفسیر بالماثور، حدیثی فوائد، اور سلف کے فہمِ قرآن کا بہترین خزانہ ہے۔

تفسیر ابن جریر الطبري: امام محمد بن جریر الطبري تفسیر کی سب سے قدیم، عظیم اور بنیادی کتابوں میں شمار ہوتی ہے، تفسیر بالماثور کی عظیم ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اسے اہلِ علم امّ التفاسیر بھی کہتے ہیں کیونکہ ابتدائی کتب تفسیر میں سے ہم تک پہنچنے والی تفسیر ہے اور اس کے بعد لکھے جانے والی سب تفاسیر نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ مختلف اقوال ذکر کر کے دلائل کے ساتھ راجح قول بھی بیان کرتے ہیں، یہ اقوالِ سلف کا خزانہ اور بیک وقت لغت، قراءات، اور دلائل کا اجتماع اور محققین کے لیے قیمتی سرمایہ ہے یہ تفسیر کے متخصص طالب علم اور منتہی درجے کے طالب علم کے لئے انتہائی مفید ہے۔ اس لیے یہ محققین کے لیے نہایت قیمتی سرمایہ ہے۔ یہ تفسیر متوسط سے اعلیٰ درجے کے طالبِ علم، خصوصاً عربی جاننے والوں اور علمی تحقیق کرنے والوں کے لیے زیادہ مفید ہے۔

تفسیر البغوي: امام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی کی تفسیر ہے جس کا اصل نام معالم التنزیل ہے، اہلِ سنت کی معتبر تفاسیر میں سے ایک نہایت مفید اور متوازن تفسیر ہے۔ اس میں آیات کی تفسیر قرآن، حدیث اور اقوالِ سلف کی روشنی میں کی گئی ہے، جبکہ غیر ضروری طول اور پیچیدہ مباحث سے اجتناب کیا گیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے ضعیف اور بے اصل روایات سے کافی حد تک احتراز کیا ہے، اسی لیے یہ تفسیر اعتماد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ یہ کتاب مبتدی سے متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے بہت موزوں ہے، خاص طور پر اس شخص کے لیے جو مختصر مگر مستند تفسیر پڑھنا چاہتا ہو۔

یہ مختصر مگر معتبر تفسیر میں سے ایک ہے انتہائی آسان انداز ہے، اس میں ضعیف روایات کم اور یہ متوسط درجے کے طالب علم کے لیے موزوں ہے۔

تفسیر السعدي: یہ طویل تفسیر نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا حاشیہ ہے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو قبول عام عطا فرمایا جس کی وجہ اس کے مصنف الشیخ عبد الرحمن السعدیؒ کا تفسیری منہج ہے کہ انہوں نے سلف کی تفسیر کو انتہائی جامعیت کے ساتھ چند جملوں میں بیان

کر دیا ہے۔ اس تفسیر کی نمایاں خصوصیات میں سے اس کی سادہ اور آسان زبان، سلف کے کلام کا خلاصہ، اس کا تربیتی انداز اور فقہی و اخلاقی فوائد پہ ترکیز اور آیاتِ صفات میں منہجِ سلف پہ کاربند ہونا ہے۔

أضواء البیان: الشیخ محمد الأمین الشنقیطي کی تفسیر أضواء البیان في إیضاح القرآن بالقرآن ایک عظیم علمی تفسیر ہے، جس میں قرآن کی آیات کی وضاحت دوسری آیاتِ قرآنیہ سے کی گئی ہے، یعنی قرآن کے ذریعے قرآن کی تفسیر۔ اس کتاب میں فقہی مسائل، اصولِ فقہ، لغوی نکات اور دلائل کے ساتھ تحقیقی انداز بھی پایا جاتا ہے، اس لیے یہ محض عام تفسیر نہیں بلکہ علمی استنباط کا خزانہ ہے۔ شیخ شنقیطی کا اسلوب مضبوط، دقیق اور استدلالی ہے، جس سے قاری میں فقہی و اصولی بصیرت پیدا ہوتی ہے۔

اردو تفسیر (تفسیر القرآن العظیم از الشیخ عبد السلام بھٹوی): اگرچہ عربی زبان کے بعد اگر کسی زبان میں سب سے زیادہ علمی سرمایہ ہے اور اسی طرح تفاسیر ہیں تو وہ اردو زبان ہے لیکن اس میں معیاری تفاسیر کی کمی ہے جن کا منہج بھی درست ہو، جامعیت بھی ہو طوالت اور اختصار دونوں سے احتراز برتا ہو اس حوالے سے یہ تفسیر ایک عمدہ اضافہ ہے طالب علم کو عربی زبان کے ساتھ اس تفسیر سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔

دوم: عقیدہ کی کتب

عقیدے کی کتب کا درست انتخاب اس لیے نہایت ضروری ہے کہ عقیدہ دین کی بنیاد ہے؛ اگر بنیاد میں خرابی آ جائے تو عبادات، اخلاق اور اعمال بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔ صحیح عقیدہ انسان کو توحید، سنت اور صراطِ مستقیم پر قائم رکھتا ہے، جبکہ غلط کتابیں شبہات، بدعات اور فکری انحراف کا سبب بن سکتی ہیں، اس لیے اس باب میں معتبر اہلِ سنت کی کتب ہی اختیار کرنی چاہییں۔ متقدمین کے زمانے میں عقیدے پر مستقل کتب نسبتاً کم تھیں، کیونکہ اس دور میں لوگ قرآن، حدیث اور فہمِ صحابہ سے براہِ راست عقیدہ لیتے تھے، اور بدعات و فلسفیانہ انحرافات ابھی عام نہ ہوئے تھے۔ جب بعد میں خوارج، روافض، جہمیہ، معتزلہ، فلاسفہ اور صوفیہ اور دیگر فرقوں کے شبہات ظاہر ہوئے، تو اہلِ علم نے عقیدۂ سلف کی حفاظت اور وضاحت کے لیے مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الأصول الثلاثة اور قواعد الأربع: الأصول الثلاثة محمد بن عبد الوهابؒ کی نہایت مختصر مگر عظیم فائدے والی کتاب ہے، جس میں ہر مسلمان کے لیے تین بنیادی امور بیان کیے گئے ہیں: بندہ اپنے رب کو پہچانے، اپنے دینِ اسلام کو جانے، اور اپنے نبی محمد ﷺ کو

پہچانے۔ یہ وہی تین سوالات ہیں جو قبر میں پوچھے جائیں گے، اس لیے یہ کتاب عقیدہ کی ابتدائی اور لازمی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا اسلوب آسان، دلائل پر مبنی اور عوام و طلبہ دونوں کے لیے مفید ہے۔ الشیخ ابن العثیمین کہتے ہیں یہ انتہائی مختصر لیکن بنیادی عقیدے کے سوالات پر مبنی انتہائی مفید رسالہ ہے۔

القواعد الأربع الشیخ محمد بن عبد الوهاب کا ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں شرک کی حقیقت سمجھانے اور مشرکین عرب کے طریقے کو واضح کرنے کے لیے چار عظیم اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ربوبیت کا اقرار کافی نہیں، بلکہ عبادت کو خالص اللہ کے لیے کرنا ضروری ہے۔ یہ رسالہ توحید و شرک کے باب میں نہایت بنیادی اور بیدار کرنے والی کتاب ہے۔

کتاب التوحید: الشیخ محمد بن عبد الوهابؒ التیمی کی انتہائی جامع اور مختصر کتاب ہے جس میں توحید الوہیت / توحیدِ عبادت کی وضاحت اور شرک کی مختلف صورتوں سے آگاہ کرنے والی نہایت عظیم اور بنیادی کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے قرآن و حدیث کے دلائل کے ذریعے اللہ کے حقِ عبادت، دعا، خوف، توکل اور دیگر اعمالِ قلبیہ و بدنیہ کی صحیح حقیقت بیان کی ہے۔ اس کا اسلوب مختصر، مضبوط اور اثر انگیز ہے، اسی لیے یہ عقیدۂ اہلِ سنت کی ابتدائی اور لازمی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ ہر طالبِ علم کے لیے یہ کتاب توحید کی صحیح سمجھ پیدا کرنے میں نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب بھی ان کتب میں سے ہے جو ہر معاصر عالم دین نے طالب علم کے پڑھنے کے لئے نصیحت کی۔ الشیخ ابن باز کہتے ہیں: یہ کتاب اپنی مختصر حجم کے باوجود انتہائی مفید کتاب ہے اور گزشتہ کچھ صدیوں میں اس جیسی کوئی اور کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ اس میں توحید، توحید کے منافی امور، اس کے مخالف اعمال، اس کے کمالات، اور وہ چیزیں ذکر کی گئی ہیں جو کمالِ توحید کے خلاف ہیں۔

اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھیں گئی ہیں جن میں اہم ترین فتح المجید، قول المفید، غایۃ المرید اور اعانۃ المستفید ہیں۔

العقیدۃ الواسطیۃ: شیخ الاِسلام امام ابن تیمیہؒ کی نہایت مشہور اور مبارک کتاب ہے، جس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اسماء و صفاتِ الٰہی، ایمان، تقدیر، صحابہؓ کرام، آخرت اور دیگر اصولِ عقیدہ کو قرآن و سنت کے دلائل سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کا اسلوب مضبوط، علمی اور نصوص پر مبنی ہے، اسی لیے یہ عقیدہ کی بنیادی اور معتمد کتب میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید ہے، جبکہ مبتدی بھی استاد کی رہنمائی میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا

ہے۔ اس کتاب کی بہت سی عمدہ شروحات ہیں: ابتدائی طالب علم کو الشیخ ابن العثیمین اور الشیخ صالح الفوزان سے رجوع کرنا چاہیے اور اگلے مرحلے میں الشیخ خلیل ہراس اور شیخ صالح آل الشیخ کی شروحات کو طالب علم دیکھے۔

العقیدۃ الطحاویۃ اور شرح الطحاویۃ: ابتدائی عقیدہ اہل السنۃ پہ لکھے جانے والے متون میں سے ایک العقیدۃ الطحاویۃ ہے جو امام أبو جعفر الطحاوي کا ایک مختصر مگر نہایت جامع متن ہے، جس میں اہلِ سنت والجماعت کے بنیادی عقائد کو نہایت سادہ اور مضبوط انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں توحید، صفاتِ الٰہی، ایمان، تقدیر، نبوت، صحابۂ کرام، آخرت، جنت و جہنم اور امت کے اصولی مسائل کو اختصار کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے، اسی لیے یہ صدیوں سے اہلِ علم کے ہاں مقبول اور معتمد متن ہے۔

شرح العقیدۃ الطحاویۃ امام ابن أبي العز الحنفي کی اس متن کی سب سے مشہور اور مفصل شرح ہے، جس میں قرآن و سنت، آثارِ سلف اور عقلی دلائل کی روشنی میں مسائل کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اہل السنۃ کے عقیدہ کو دلائل کے ساتھ مضبوط انداز میں پیش کیا گیا ہے اور مختلف فرقوں کے شبہات کا علمی رد بھی موجود ہے۔ یہ دونوں کتابیں متوسط سے اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید ہیں، خصوصاً اس شخص کے لیے جو عقیدہ کو اصولی اور تحقیقی انداز میں سمجھنا چاہتا ہو۔

لمعۃ الاعتقاد: لمعۃ الاعتقاد الهادي إلى سبیل الرشاد، امام ابن قدامۃ المقدسي کی ایک مختصر مگر نہایت معتمد کتاب ہے، جس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدہ کو نہایت سادہ، واضح اور مضبوط انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اسماء وصفاتِ الٰہی، قرآن کے کلامِ اللہ ہونے، ایمان، تقدیر، صحابۂ کرام، آخرت اور دیگر اصولِ عقیدہ کو نصوصِ قرآن و سنت کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسلوب مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے، اسی لیے یہ مبتدی اور متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے بہت مفید متن شمار ہوتی ہے۔ عقیدہ کی ابتدائی تدریس کے لیے اہلِ علم نے ہمیشہ اس پر خاص توجہ دی ہے۔

القواعد المثلی: القواعد المثلی في صفات اللہ وأسمائہ الحسنی، الشیخ محمد بن صالح العثیمین کا نہایت اہم اور اصولی رسالہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے باب کے بنیادی قواعد نہایت واضح اور منظم انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اہلِ سنت والجماعت کا صحیح منہج واضح کیا گیا ہے کہ نصوصِ صفات کو بغیر تحریف، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے کیسے سمجھا جائے۔ شیخ نے مشکل مسائل کو آسان مثالوں اور مضبوط دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے، اسی لیے یہ اسماء وصفات کے باب میں مبتدی سے متوسط درجے کے

طالبِ علم کے لیے نہایت مفید کتاب ہے۔ جدید شبہات کے ازالے اور عقیدہ کی مضبوطی کے لیے بھی یہ ایک قیمتی رسالہ ہے۔ پہلے أسماء الحسنیٰ کے قواعد ہیں پھر صفاتِ الٰہیہ کے قواعد ہیں اور پھر أسماء وصفات کے مشترکہ قواعد کا ذکر ہے۔

أصول السنة از امام أحمد: امام أحمد بن حنبل کا نہایت اہم اور مختصر رسالہ ہے، جس میں اہل السنة والجماعة کے بنیادی اصولِ عقیدہ کو سلف صالحین کے منہج کے مطابق بیان کیا گیا ہے۔ اس میں تین بنیادی چیزیں ہیں: تمسک السنة یعنی سنت کی پابندی کی اہمیت اور اس کے ضوابط، بدعت کی تحذیر، اسی طرح باہمی جدل اور جھگڑے چھوڑنے کی ترغیب، صحابہ کرام سے محبت، تقدیر، ایمان، قرآن کے کلام اللہ ہونے، اور اہلِ بدعت سے اجتناب جیسے عظیم اصول ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس دور میں لکھی گئی جب بدعات اور فکری انحرافات ظاہر ہو رہے تھے، اس لیے اس میں اہلِ سنت کا واضح موقف محفوظ ہے۔ عقیدۂ سلف کو اصل مصادر سے سمجھنے کے لیے یہ مبتدی اور متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مفید متن ہے۔

عقیدے کی بعض اہم مزید کتب السنة یا شرح السنة یا پھر ملتے جلتے ناموں سے ہیں، یہ کتب خصوصاً سلفِ صالحین کے عقائد، آثار، اہلِ بدعت کے رد، اور منہجِ اہلِ حدیث کی وضاحت میں نہایت اہم مقام رکھتی ہیں۔ چند مشہور اور اہم کتب درج ذیل ہیں: السنة لعبد اللہ بن احمد ابن حنبل ہے امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے کی عظیم کتاب، جس میں امام احمد اور سلف کے عقائد، آثار اور جہمیہ وغیرہ کے رد کے بہت سے آثار جمع ہیں۔ عقیدۂ سلف کے اہم مصادر میں سے ہے۔ اس کے علاوہ امام احمد کے شاگرد الخلال، ابن ابی عاصم کی اسی نام سے کتب ہیں جن میں حنبلی منہج، عقیدۂ سلف، اہلِ سنت کے اصول، فضائلِ صحابہ، ایمان، تقدیر اور بدعات کے رد ایسے موضوعات کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی طرح شرح السنة کے نام سے بھی کتب موجود ہیں جن میں معروف کتب امام بربہاری، امام مزنی اور امام بغوی کی ہیں، شرح أصول اعتقاد اہل السنة والجماعة امام اللالکائی کی کتاب ہے مگر اہل السنة کے عقائد کی سب سے عظیم موسوعات میں شمار ہوتی ہے۔ الشیخ صالح الفوزان کہتے ہیں سلف کی کتب میں بہت خیر ہے طالب علم کو ان سب کتب کو پڑھنا چاہئے جو السنة یا اس طرح کے ناموں کے ساتھ ہیں اس میں ترتیب یہ ہونی چاہیے مبتدی کے لیے شرح السنة للبربہاری اور أصول السنة لِلامام أحمد، متوسط درجے کے لیے السنة لعبد اللہ بن أحمد اور شرح السنة للبغوی، جبکہ اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے السنة للخلال اور شرح أصول اعتقاد أھل السنة للالکائی مفید ہیں۔

سوم: حدیث کی کتب

صحیح البخاری: امام بخاری کی جامع الصحیح، قرآنِ مجید کے بعد سب سے صحیح اور معتبر کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس میں صرف احادیث جمع نہیں کی گئیں بلکہ امام بخاری نے اپنے ابواب اور تراجم کے ذریعے فقہ، عقیدہ، سنت، آداب اور استنباط کے عظیم اصول بھی بیان کیے ہیں، اسی لیے اہلِ علم کہتے ہیں: فقه البخاري في تراجمه شیخ عبدالعزیز بن باز صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے مطالعے کی خصوصی نصیحت فرمایا کرتے تھے اور انہیں طالبِ علم کے لیے اصل مصادر قرار دیتے تھے۔ الشیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے تھے کہ صحیح بخاری میں حدیث کے ساتھ فقہ اور دقیق استنباط بھی موجود ہے۔

صحیح مسلم: امام مسلم کی مرتب کردہ جامع جو کہ صحیح احادیث کی نہایت منظم، مرتب اور دقیق کتاب ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ امام مسلم نے ایک ہی حدیث کی متعدد اسانید اور طرق کو بہترین ترتیب کے ساتھ جمع کیا، جس سے حدیث کے الفاظ، اسانید اور اختلافِ رواۃ کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ شیخ ابن باز اسے صحیح بخاری کے ساتھ امت کی معتبر ترین کتب میں شمار کرتے تھے۔ محمد ناصر الدين الألباني نے بھی صحیح مسلم کے منہجِ ترتیب اور اسانید کے اہتمام کو بہت سراہا ہے۔ طالبِ علم کے لیے حدیث کی تخریج اور طرق سمجھنے میں یہ نہایت اہم کتاب ہے۔

السنن الأربع: یعنی سنن أبي داود، جامع الترمذی، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ۔ یہ چاروں کتابیں فقہی احادیث، عبادات، معاملات، نکاح، حدود، آداب اور دیگر عملی مسائل میں نہایت اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ **سنن أبي داود** احادیثِ احکام کے باب میں عظیم مقام رکھتی ہے، **جامع الترمذی** میں حدیث کے ساتھ فقہاء کے اقوال اور حدیث کی درجہ بندی بھی ملتی ہے، **نسائی** میں صحیح روایات کا غلبہ ہے، جبکہ **ابن ماج** میں دیگر کتب سے زائد روایات بھی پائی جاتی ہیں۔ شیخ عبد المحسن العباد نے خصوصاً سنن أبي داود کی تدریس کے ذریعے اس کی اہمیت کو نمایاں کیا اور اسے طالبِ علم کے لیے ضروری مصادر میں شمار کیا۔ شیخ ابن باز بھی کتبِ ستہ کے کثرتِ مطالعہ کی نصیحت کرتے تھے۔

بلوغ المرام: بلوغ المرام من أدلة الأحكام ابن حجر العسقلاني کی نہایت مشہور کتاب ہے، جس میں فقہی ابواب کے تحت احادیثِ احکام جمع کی گئی ہیں۔ اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ مصنف نے حدیث کے راوی، مخرج، اور بعض اوقات صحت وضعف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یہ فقہ اور حدیث کے طالبِ علم کے لیے ایک بنیادی کتاب ہے۔ شیخ ابن عثیمین نے اس کی شرح کی اور اسے نہایت نافع قرار دیا۔ شیخ عبد المحسن القاسم نے بھی اس کے مطالعہ کی نصیحت کی، کیونکہ یہ فقہ کے دلائل کو سمجھنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے چاہے مبتدی ہو یا اعلیٰ درجے کا طالب علم ہو۔

عمدة الأحكام: عمدة الأحكام امام عبد الغنی المقدسی کی کتاب ہے، جس میں زیادہ تر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ چونکہ اس کی روایات صحیحین سے ہیں، اس لیے مبتدی طالبِ علم کو صحتِ حدیث کی بحث میں پڑے بغیر متن یاد کرنے اور فقہی مسائل سمجھنے میں آسانی رہتی ہے۔ شیخ ابن باز اس کتاب کے حفظ اور مطالعہ کی بہت ترغیب دیتے تھے۔ شیخ الفوزان نے بھی اسے ابتدائی حدیثی نصاب میں شامل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

الأربعون النووية: الأربعون النووية حافظ النووي کی ایک مختصر مگر عظیم کتاب ہے، جس میں دین کے بڑے اصولوں پر مشتمل جامع احادیث جمع کی گئی ہیں۔ ان احادیث میں نیت، اسلام، ایمان، احسان، حلال و حرام، نصیحت، زہد، حسنِ اخلاق، تقویٰ اور اخلاص جیسے بنیادی مضامین شامل ہیں۔ شیخ ابن عثیمین نے فرمایا کہ یہ نہایت عمدہ کتاب ہے جس میں آداب، منہج اور عظیم قواعد موجود ہیں۔ شیخ ابن باز بھی اس کے حفظ اور شرح کے مطالعہ کی نصیحت کرتے تھے۔ شیخ الألبانی نے بھی ایک سوال کا جواب دیتے اس کے متن کو حفظ کرنے کی تلقین کی۔

جامع العلوم والحکم: جامع العلوم والحکم امام ابن رجب دراصل اربعین نووی اور چند زائد احادیث کی عظیم شرح ہے۔ یہ کتاب صرف شرحِ حدیث نہیں بلکہ تربیت، تزکیہ، اخلاق، فقہ، سلوک، اعمالِ قلوب، اور منہجِ سلف کا قیمتی خزانہ ہے۔ شیخ عبد المحسن العباد نے اسے بہترین، جامع ترین اور فائدہ مند ترین شروح میں شمار کیا ہے۔ شیخ ابن عثیمین بھی ابن رجب کی کتب کی علمی گہرائی کی تعریف کرتے تھے۔ طالبِ علم اگر اس کتاب کو سمجھ لے تو حدیث کے بہت سے ابواب میں بصیرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح الشیخ عبد المحسن القاسم نے اس کتاب کی طرف تربیت وادب کے اعتبار سے راہنمائی کی ہے۔

یہ تمام کتبِ حدیث مل کر طالبِ علم کو حدیث کے مختلف پہلوؤں سے مضبوط کرتی ہیں۔ صحیح البخاری اور صحیح مسلم اصولی مصادر ہیں، السنن الأربع فقہی احادیث کا وسیع ذخیرہ ہیں، بلوغ المرام اور عمدة الأحکام درسی و فقہی ترتیب کی بہترین کتابیں ہیں، جبکہ الأربعون النوویۃ اور جامع العلوم والحکم تربیت، اصول اور سلوک کی روح پیدا کرتی ہیں۔ اسی لیے اکابر علماء نے ان کتابوں کو طالبِ علم کے نصاب کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

چہارم: فقہ کی کتب

فقہ کی کتب کا مطالعہ اور دراسہ طالبِ علم کے لیے اس لیے ضروری ہے کہ ان کے ذریعے عبادات، معاملات، نکاح، طلاق، حدود، تجارت، معاشرت اور روزمرہ زندگی کے شرعی احکام منظم انداز میں سمجھے جاتے ہیں۔ فقہی متون اور شروح صدیوں کی علمی محنت کا خلاصہ ہیں، اس لیے اہلِ علم نے ہر فقہی مذہب کی بنیادی کتب کی طرف رہنمائی فرمائی ہے، تاکہ طالبِ علم کسی مضبوط علمی اساس پر کھڑا ہو سکے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کسی خاص فقہی مذہب کی کتاب سیکھنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس مذہب کا مقلد بن جایا جائے بلکہ اس کا مقصود یہ ہے کہ مسائل کی تلخیص و ترتیب ذہن نشین ہو جائے اور دوسرا طالب علم اپنے علاقے کا مذہب سیکھے اور یاد کرے تاکہ اسے فقہ الواقع میں مہارت حاصل کرے تیسرا فقہی مسائل چونکہ ادلہ کی بنیاد پہ مرتب ہیں تو اس لئے جو یہ متن سمجھ لے اور یاد کر لے اسے ادلہ اور نصوص جلدی محصور ہو جاتی ہیں۔

احناف کی کتب

تحفۃ الملوک: فقہ حنفی کی مختصر اور معروف کتاب ہے، جس میں طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، نکاح اور دیگر بنیادی مسائل آسان انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ مبتدی طالبِ علم کے لیے موزوں متن ہے اور مدارس میں عرصہ سے پڑھایا جاتا رہا ہے۔

بدایۃ المبتدی: حنفی معروف فقیہ المرغيناني کا مشہور فقہی متن ہے، جو فقہ حنفی کے دو بڑے متون الجامع الصغیر اور مختصر القدوري کا جامع خلاصہ ہے۔ بعد میں اسی پر مشہور شرح الھدایۃ لکھی گئی۔ یہ فقہ حنفی کے متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت اہم بنیاد ہے۔

یہ دونوں کتابیں فقہ حنفی کی مضبوط اساس شمار ہوتی ہیں۔

مالکیہ کی کتاب

مختصر خلیل: خلیل بن إسحاق الجندي کی کتاب فقہ مالکی کا سب سے معتمد اور مشہور متن شمار ہوتی ہے۔ اس میں فقہی مسائل نہایت اختصار کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں، اسی لیے اس پر بے شمار شروحات لکھی گئیں۔ مالکی فقہ کے سنجیدہ طالبِ علم کے لیے یہ بنیادی مرجع ہے۔

شافعیہ کی کتب

متن أبي شجاع شافعی فقہ کا مشہور ابتدائی متن ہے، جس میں عبادات اور دیگر ابواب کو آسان انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ مدارس میں ابتدا کے لیے اسے خاص مقام حاصل ہے۔

المهذب: أبو إسحاق الشيرازي کی عظیم کتاب ہے، جسے بعد میں نووی نے المجموع شرح المهذب کی صورت میں فقہ کی عظیم موسوعہ بنا دیا۔ یہ شافعی فقہ میں نہایت بلند مقام رکھتی ہے۔

یہ دونوں کتابیں شافعی فقہ کے طالبِ علم کے لیے اہم ہیں۔

حنابلہ کی کتاب

زاد المستقنع: الحجاوی فقہ حنبلی کا نہایت جامع، مختصر اور مشہور متن ہے۔ اس میں راجح مذہبی مسائل اختصار سے جمع کیے گئے ہیں، اسی لیے اس پر متعدد شروحات لکھی گئیں، جیسے الروض المربع۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین اس کی تدریس اور شرح کے لیے معروف ہیں۔

عمومی و تقابلی فقہ

المغني: ابن قدامۃ المقدسی فقہ کی عظیم ترین موسوعات میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں فقہی مسائل کے ساتھ مختلف ائمہ کے اقوال، دلائل، ترجیحات اور تقابلی بحث نہایت عمدہ انداز میں ذکر کی گئی ہے۔ جو طالبِ علم فقہ کو دلیل اور وسعت کے ساتھ سمجھنا چاہے، اس کے لیے یہ خزانہ ہے۔

اہلِ حدیث و دلیل پر مبنی فقہ

الدرر البهية: محمد بن علی الشوکانی کی مختصر مگر نہایت مفید فقہی کتاب ہے، جس میں راجح دلائل کی روشنی میں مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کا انداز تقلیدی پابندی سے ہٹ کر براہِ راست دلیل پر قائم ہے۔ شیخ الألبانی اس کتاب کی طرف رہنمائی فرماتے تھے، کیونکہ یہ مختصر ہونے کے باوجود مضبوط فقہی اصول پر قائم ہے۔

فقه السنة: سید سابق عصرِ حاضر کی مشہور فقہی کتاب ہے، جس میں عبادات، معاملات اور خاندانی مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عام تعلیم یافتہ طبقے اور ابتدائی طلبہ میں بہت مقبول ہوئی۔ شیخ الألبانی نے اس پر بعض تعلیقات اور تنبیہات بھی کیں، اور اصل طور پر اس کے فائدے کو تسلیم کیا۔

اگر طالبِ علم اپنے فقہی سفر کا آغاز کرنا چاہے تو اپنے مذہب کی بنیادی کتاب سے ابتدا کرے، پھر تقابلی اور دلیلی فقہ کی طرف بڑھے۔ پہلے مذاہب کے مختصر متون پڑھیں پھر متوسط متون پڑھے پھر ان کی ادلہ کو یاد کرے، جبکہ المغني وسعتِ فقہ کا دروازہ ہے، اور الدرر البهية و فقه السنة دلیل پر مبنی معاصر مطالعے کے لیے مفید کتابیں ہیں۔ یہی تدرج طالبِ علم کو مضبوط، متوازن اور بصیرت والا فقیہ بناتا ہے۔ اس کے بعد اسی طرح شیخ ابن العثیمین کی زاد المستقنع کی شرح الممتع انتہائی مفید کتاب ہے۔ شیخ ابن باز اس کا سماع کرتے اور اس کو پسند بھی کرتے تھے تو طالب علم کو کسی بھی مسئلے میں اس عظیم موسوعہ کو ضرور دیکھنا چاہیے۔ اس کے بعد موسوعہ الفقہیہ جو مختلف معاصر اداروں کی تحقیق کے ساتھ ہیں انہیں دیکھنا ضروری ہے۔

پنجم: اصولِ فقہ

اصولِ فقہ وہ علم ہے جس کے ذریعے یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرآن و سنت سے شرعی احکام کیسے اخذ کیے جاتے ہیں، دلائل کے مراتب کیا ہیں، امر و نہی، عام و خاص، ناسخ و منسوخ، اجماع، قیاس اور ترجیح کے قواعد کیا ہیں۔ اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ فقہ درخت ہے تو اصولِ فقہ اس کی جڑ ہے۔ جو طالبِ علم اصولِ فقہ سمجھ لیتا ہے، اس کے لیے فقہی مسائل کی بنیادیں واضح ہو جاتی ہیں اور استنباط کا صحیح ذوق پیدا ہوتا ہے۔

الورقات: الجوینی کا اصولِ فقہ کا نہایت مشہور اور مختصر ابتدائی متن ہے، جس میں اصولِ فقہ کے بنیادی ابواب نہایت اختصار سے جمع کیے گئے ہیں۔ صدیوں سے مدارس اور حلقاتِ علم میں یہ کتاب ابتدا کے نصاب کا حصہ رہی ہے۔ جو طالبِ علم اصولِ فقہ میں پہلا قدم رکھنا چاہے، اس کے لیے یہ موزوں کتاب ہے۔ شیخ ابن العثیمین، شیخ العصیمی، شیخ عبدالمحسن القاسم اور باقی کئی مشائخ بھی اسی متن کی طرف راہنمائی کرتے ہیں، طالب علم کو چاہئے کہ شیخ ابن العثیمین کی شرح کے ساتھ اس کو پڑھے۔

الأصول من علم الأصول: محمد بن صالح العثیمین کی نہایت مفید، آسان اور مرتب کتاب ہے، جس میں اصولِ فقہ کے اہم قواعد سادہ اسلوب میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ مشکل اصطلاحات اور پیچیدہ فلسفیانہ مباحث سے بچتے ہوئے اصل مقصود واضح کیا گیا ہے۔ مبتدی اور متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت مناسب کتاب ہے۔ شیخ نے اس کی خود شرح کی ہے، اس کے علاوہ الشیخ سلیمان الرحیلی کی بھی اس کی شرح انتہائی مفید اور مفصل ہے۔

مذکرة أصول الفقه: شیخ محمد الأمین الشنقیطي کی علمی و تحقیقی کتاب ہے، جس میں اصولِ فقہ کے مسائل کو دلیل، مناقشہ اور تطبیق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ شیخ شنقیطی کا اسلوب گہرا، استدلالی اور اصولی ہے، اس لیے یہ کتاب محض ابتدائی متن نہیں بلکہ سنجیدہ طالبِ علم کے لیے علمی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہ متوسط سے اعلیٰ درجے کے طلبہ کے لیے زیادہ مفید ہے، خصوصاً عربی جاننے والوں کے لیے۔

أصول الفقه عند أهل السنة: شیخ ولید بن راشد السعیدان کی معاصر کتاب ہے، جس میں اصولِ فقہ کو اہلِ سنت کے منہج کے مطابق مرتب اور واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قدیم متکلمین کے پیچیدہ اسلوب کے بجائے نصوص اور سلفی اصول کو نمایاں کیا گیا ہے۔ جدید طالبِ علم کے لیے نہایت مفید اور منہجی کتاب ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ کئی پیچیدہ غیر اہم أصول میں کلامی بحثوں کو موضوعِ بحث نہیں بنایا گیا ہے۔

أصول الفقہ عند أھل الحدیث: زکریا غلام الباکستانی کی کتاب ہے، جس میں اہلِ حدیث کے اصولی منہج، دلائل کے استعمال، اجتہاد، اتباعِ حدیث اور فقہی استنباط کے قواعد کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب برصغیر کے طالبِ علم کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ اس میں اہلِ حدیث مکتبِ فکر کے اصولی رجحانات کو منظم انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

ابتدا کے لیے الورقات اور الأصول من علم الأصول بہترین ہیں، متوسط درجے کے لیے مذکرۃ أصول الفقہ نہایت نافع ہے، جبکہ منہجی و معاصر مطالعے کے لیے أصول الفقہ عند أھل السنۃ اور أصول الفقہ عند أھل الحدیث اہم کتابیں ہیں۔ جو طالبِ علم ان کتب کا تدریجی مطالعہ کرے، اس کے لیے فقہ اور استنباط کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ابن قدامہ کی روضۃ الناظر اہم کتاب ہے اور اس کو عبدالکریم النملہ کی شرح کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے۔

ششم: فرائض (وراثت)

علمِ فرائض شریعت کے نہایت دقیق، عظیم اور مبارک علوم میں سے ہے، جس کے ذریعے میراث کی تقسیم، وارثوں کے حصے، نسبی و سببی حقوق، اور مالی انصاف کے اصول معلوم ہوتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اسے نصف علم قرار دیا، کیونکہ اس میں فقہ، حساب، نصوص اور عملی تطبیق سب جمع ہو جاتے ہیں۔ جو طالبِ علم اس فن میں مہارت حاصل کرتا ہے، وہ شریعت کے ایک نہایت اہم باب میں بصیرت حاصل کرلیتا ہے۔

الرحبیۃ: محمد بن علي الرحبی کا علمِ میراث کا مشہور منظوم متن ہے، جس میں میراث کے بنیادی قواعد نہایت خوبصورت شعری انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ صدیوں سے علماء اور طلبہ اس کو حفظ کرتے آئے ہیں، اور یہ علمِ فرائض کی ابتدا کے لیے بہترین متن شمار ہوتی ہے۔

حاشیۃ الرحبیۃ: یہ شروحات اور حواشی طالبِ علم کو منظوم عبارت سمجھنے، مسائل کی تفصیل جاننے، اصطلاحات کو واضح کرنے، اور عملی مثالوں کے ذریعے تطبیقات سیکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ الرحبیہ کو سمجھنے کے لیے اس کی شروحات نہایت مفید ہیں۔

البرهانية: فرائض کا مفید متن ہے، جس میں مسائل زیادہ ترتیب، جامعیت اور وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ بعض اہلِ علم نے اسے الرحبیہ سے زیادہ وسیع اور بعض جہات سے زیادہ مفید قرار دیا ہے۔

التحقيقات المرضية في المباحث الفرضية شیخ صالح الفوزان کی مفید کتاب ہے، جس میں علمِ فرائض کے مسائل کو تحقیق، ترتیب اور آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شیخ نے اس میں اہم قواعد، تقسیم کے اصول، اور پیچیدہ مسائل کی توضیح کی ہے، اس لیے یہ متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت نافع ہے۔

الفوائد في تسهيل مسائل الفرائض: علمِ فرائض کے عملی مسائل حل کرنے، حسابی طریقہ سمجھنے، اور تقسیمِ میراث کی مشق کے لیے مفید کتاب ہے۔ اس طرح کی کتب طالبِ علم کو صرف نظری معلومات نہیں دیتیں بلکہ عملی مہارت بھی پیدا کرتی ہیں۔

یہ تمام کتابیں طالبِ علم میں حسابی ذہن، فقہی دقت، اصولی سوچ، اور میراث کے عملی مسائل سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہیں۔ الرحبیۃ حفظ اور بنیاد کے لیے، حاشیۃ الرحبیۃ شرح وفہم کے لیے، البرهانیۃ وسعت کے لیے، التحقیقات المرضیۃ تحقیق کے لیے، اور الفوائد في تسهیل مسائل الفرائض عملی مشق کے لیے نہایت مفید ہیں۔ یہی ترتیب طالبِ علم کو اس فن میں مضبوط بنا دیتی ہے۔

ہفتم: نحو و عربی زبان

عربی زبان قرآن، حدیث اور تمام اسلامی علوم کی کنجی ہے۔ جو طالبِ علم عربی زبان میں مضبوط ہو جاتا ہے، اس کے لیے علومِ شریعت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ نحو و صرف کے بغیر نصوص کو صحیح سمجھنا، اعراب پہچاننا، اور استنباط میں مہارت حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اسی لیے اہلِ علم نے ابتدا ہی سے عربی زبان کی مضبوطی پر زور دیا ہے۔

النحو الصغير: سلیمان العیونی کی معاصر اور نہایت آسان کتاب ہے، جو مبتدی طالبِ علم کے لیے نحو کی بہترین تمہید شمار ہوتی ہے۔ اس میں قواعد کو سہل اسلوب، مثالوں اور ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، تاکہ طالبِ علم بغیر دشواری کے نحو میں داخل ہو سکے۔

نظم النحو الصغير: شیخ سلیمان العیونی نے اسی کتاب کو منظوم شکل میں بھی پیش کیا ہے، تاکہ طلبہ اسے یاد کر سکیں اور قواعد ذہن نشین ہو جائیں۔

فتح القریب وشرح النحو الصغیر: یہ بھی سلیمان العیوني کی مفید شرح ہے، جس میں متن کے مسائل کو نہایت واضح انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ جو طالبِ علم نحو کا آسان، جدید اور تدریجی آغاز چاہے، اس کے لیے یہ سلسلہ بہت مفید ہے۔

یہ کتب **الآجرومیة سے پہلے** بطور تمہید پڑھی جائیں تو طالبِ علم کو آگے بڑھنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔

الآجرومیة: ابن آجروم نحو کا نہایت مشہور ابتدائی متن ہے۔ اس میں اعراب، اقسامِ کلام، مرفوعات، منصوبات اور مجرورات نہایت مختصر اور آسان انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین نے اسے مبتدی کے لیے بہترین کتاب قرار دیا۔

شرح الآجرومیة لابن عثیمین: شیخ ابن عثیمین کی شرح الآجرومیة نہایت عمدہ، واضح اور آسان شرح ہے، جس میں قواعد کو مثالوں اور سہل انداز سے سمجھایا گیا ہے۔ مبتدی طالبِ علم کے لیے یہ شرح خاص طور پر مفید ہے۔

ألفیة ابن مالک: ابن مالک کا نحو وصرف کا عظیم منظوم خلاصہ ہے، جس میں ایک ہزار اشعار کے قریب قواعد جمع کیے گئے ہیں۔ اس پر بے شمار شروحات لکھی گئیں، جیسے شرح ابن عقیل، أوضح المسالک وغیرہ۔ یہ کتاب متوسط سے اعلیٰ درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت اہم ہے۔

ابتدا کے لیے النحو الصغیر اور اس کی نظم و شرح نہایت موزوں ہیں، پھر الآجرومیة اور اس کی شرح ابن عثیمین پڑھی جائے، جبکہ پختگی، تخصص اور اعلیٰ درجے کے لیے ألفیة ابن مالک بہترین ہے۔ یہی تدریجی ترتیب طالبِ علم کو عربی زبان میں مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔

ہشتم: تجوید

تحفة الأطفال: تحفة الأطفال والغلمان في تجوید القرآن سلیمان الجمزوری کا تجوید کا مشہور منظوم متن ہے، جس میں نون ساکنہ، میم ساکنہ، مدود اور دیگر بنیادی قواعد آسان اشعار میں بیان کیے گئے ہیں۔ دنیا بھر کے مدارس میں یہ کتاب پڑھائی اور حفظ کرائی جاتی ہے۔ مبتدی طالبِ علم کے لیے تجوید کی نہایت موزوں کتاب ہے، اور حفظ کے لیے بھی آسان ہے۔

نہم: مصطلح الحدیث کی کتب

علمِ مصطلح الحدیث وہ فن ہے جس سے صحیح، حسن، ضعیف، مرسل، متواتر، آحاد اور دیگر حدیثی اصطلاحات سمجھی جاتی ہیں۔

البيقونية: یہ عمر بن محمد البيقوني علمِ حدیث کی اصطلاحات کا مختصر اور نہایت مفید منظوم متن ہے۔ مبتدی طالبِ علم کے لیے یہ بہترین آغاز ہے۔

نخبة الفكر: ابن حجر العسقلانی متوسط درجے کے طالبِ علم کے لیے نہایت اعلیٰ متن ہے۔ شیخ ابن عثیمین فرماتے تھے کہ اگر اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو بہت سی بڑی کتابوں سے کفایت ہو جاتی ہے۔

البیقونیۃ ابتدا کے لیے، اور نخبۃ الفکر ترقی یافتہ مرحلے کے لیے اہم ہے۔

دہم: آداب و تزکیہ کی کتب

علم اگر اخلاق، خشیت، اخلاص اور اصلاحِ قلب کے ساتھ نہ ہو تو فائدہ کم رہ جاتا ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے آداب و تزکیہ کی کتابوں پر زور دیا ہے۔

رياض الصالحين: علامہ النووی کی یہ عظیم کتاب عبادات، اخلاق، آداب، دعا، صبر، اخلاص، توبہ اور روزمرہ زندگی کے اسلامی آداب پر مشتمل ہے۔ امت نے اس کے حسن کو قبول کیا ہے۔ الشیخ ابن باز خود اس کتاب کے دروس کا اہتمام کرتے تھے اور شیخ البانی روزانہ کی بنیاد پہ اس کے درس اور مطالعہ کی تلقین کرتے تھے۔

الوابل الصيب: ابن القیم کی کتاب، جس میں ذکرِ الٰہی کے فوائد، اذکار کی فضیلت، اور دل کی زندگی بیان کی گئی ہے۔

الجواب الكافي: ابن القیم کی کتاب ہے، یہ گناہوں کے نقصانات، شہوات کے علاج، توبہ، اور اصلاحِ نفس پر عظیم کتاب ہے۔ اسے الداءوالدواء بھی کہا جاتا ہے۔

طريق الهجرتين: یہ بھی ابن القیم کی کتاب ہے جو سلوک، تزکیہ، بندگی، اخلاص، اور اللہ کی طرف سفر کے مراحل پر نہایت مفید کتاب ہے۔

عنوان الحکم: طلبہ اور اہلِ علم کے لیے اخلاقی نصیحتوں اور حکمت بھرے اشعار کا مجموعہ۔

منظومة الألبيري: أبو إسحاق الألبيري کی مشہور نصیحتیہ منظومہ، جس میں طلبِ علم، اخلاص، دنیا سے بے رغبتی اور اخلاق کی تلقین ہے۔

یہ تمام کتابیں طالبِ علم کے باطن، کردار اور نیت کی اصلاح کرتی ہیں۔

گیارہ: تاریخ وسیرت کی کتب

سير أعلام النبلاء: امام الذهبي کی عظیم کتاب، جس میں انبیاء، صحابہ، تابعین، محدثین، فقہاء اور ائمہ کی زندگیاں جمع ہیں۔ اس سے ہمت، اخلاص، قربانی، علم کی قدر اور وقت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

زاد المعاد: امام ابن القیم کی نہایت عظیم کتاب، جس میں نبی ﷺ کی سیرت، عبادات، معاملات، طب نبوی، جہاد، اخلاق اور فقہی فوائد جمع ہیں۔

بارہویں: فتاویٰ و مجموعات

مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ مجلد ۱۰، ۱۱: شیخ الإسلام ابن تیمیۃ کا عظیم مجموعہ، جس میں عقیدہ، فقہ، منہج، تزکیہ، بدعات کا رد، اور دعوتی اصول جمع ہیں۔ خصوصاً جلد ۱۰ اور ۱۱ میں اعمالِ قلوب، سلوک، اخلاص، محبتِ الٰہی، توکل اور روحانی اصلاح کے بڑے مباحث موجود ہیں۔ سنجیدہ طالبِ علم کے لیے یہ خزانہ ہے، جس سے فکر میں وسعت، منہج میں پختگی، اور استدلال میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

حاصلِ کلام: یہ تمام فنون — عقیدہ، تفسیر، فقہ، حدیث، أصول فقہ، فرائض، نحو، تجوید، مصطلح، تزکیہ، تاریخ، سیرت، اور فتاویٰ — طالبِ علم کی شخصیت کو مکمل کرتے ہیں۔ صرف فقہ یا حدیث کافی نہیں، بلکہ زبان، دل، عقل، منہج، اخلاق اور تاریخ سب کا علم مل کر ایک متوازن عالم تیار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے ان کتب کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ کتابیں محض کاغذی ذخیرہ نہیں بلکہ صدیوں کے علم، تجربہ، تقویٰ، فقہ، اور نورِ نبوت کا تسلسل ہیں۔ جس طالبِ علم نے ان سے تعلق جوڑ لیا، اس نے علم کے صحیح

دروازے پر دستک دے دی۔ اگر یہ مطالعہ اخلاص، دعا، استقامت، اور علماء کی صحبت کے ساتھ ہو، تو یہی کتابیں انسان کو عام قاری سے عالم، اور عالم سے داعی بنا سکتی ہیں۔